احمد بن مصطفیٰ المراغی کی تفسیر "المراغی" (سورۃ البقرۃ) میں وارد احادیث نبوی ﷺ کا علمی جائزہ

Analytical Study of Narrated Ahadith in Sora Al-Baqar'a in Tafseer Maraghi of Ahmad bin Mustafa Al-Maraghi

گل باز خان*

ڈاکٹر عبدالقدوس**

ABSTRACT:

Tafseer Maraghi by Ahmad bin Mustafa Almaraghi (1883-1952) is well known classical commentary of the Quran written in Arabic .The researcher has selected Ten Ahadith in sura Albaqara which are quoted by Ahmad bin Mustafa Almaraghi in Tafseer-e-Maraghi. The main objective of the research is to analyze the ahadith to analyses the sahih (authentic), hasan (good) and dha،if (weak). Therefore it is necessary to examine both elements of hadith, sanad (،chain ،of the narrators) and matn (the wording of hadith). Early religious scholars stressed the importance of the sanad (chain of the narrators). Abd Allah ibn al-Mubarak said, "The isnad is from the religion; were it not for the isnad anyone could say anything they wanted. This article is to bring in the knowledge of the student, teachers and religious clerics, the authentic proof regarding the ahadith of sura Al baqara .The study is qualitative in nature and it needed extensive desk study.The reliance of the hadith specialists upon isnad in determining the sahih (authentic, hasan (good) and dha،if (weak). The conclusion of this article based upon the research and finding of the wellknown classical researchers (aima jarrah wa Ta'deel) in field.

Keywords: Ahmad bin Mustafa Almaraghi, classical comentary, Ahadiths.

احمد بن مصطفیٰ المراغی کی تفسیر "تفسیر مراغی" کو عربی زبان کی ممتاز تفاسیر اور اہم مراجع میں سے ہے۔اس تفسیر کو اللہ تعالیٰ نے بہت قبولیت عطا کی ہے۔المراغی نے آپنی تفسیر میں مختلف تفاسیر اور کتب حدیث سے احادیث ذکر کی ہے جن میں بعض احادیث قابل غور ہیں، چونکہ سور قرآنیہ میں ذکر کردہ راویوں پر ائمہ جرح وتعدیل نے کلام کر کے کھرے اور کھوٹے میں تمیز کی ہے، جن کی وجہ سے کلام خوب منقح ہو کر واضح ہو جاتا ہے۔ائمہ حدیث اسانید اور رجال حدیث کے احوال خوب پرکھنے والے تھے جن کی شب وروز کوششوں کی نتیجے میں علم حدیث پروان چڑھی اور اکثر رایوں کی جانچ پٹک ہو کر یہ ذخیرہ ہمارے سامنے قرآن مجید کی صحیح تشریح بیان

*Research Scholar, Islamic Studies Department, University of Science & Technology, Bannu. Email: drqadoos2004@yahoo.com

**Chairman, Department of Islamic Studies, University of Science & Technology, Bannu.

کرنے میں جعلی احادیث اور ان کے ناقلین سے صاف ہوا۔ مفسرین آپنی تفسیر میں مختلف احادیث نقل کرتے ہیں۔ان کے ہاں ان کی کوئی کڑی شرط نہیں ہوتی جن کی وجہ سے تفسیر قرآن میں مختلف قسم کی احادیث جمع ہوتی ہے ان میں بعض احادیث کے درجے سے گھٹ کر ضعیف تک پہنچ جاتی ہے۔اس سلسلے میں سورۃ البقرۃ میں مذکورہ احادیث پر ائمہ رجال کا کلام نقل کر کے محققین جرح وتعدیل کی کسوٹی پر جانچنے اور حاصل بحث کو قارئین کے استفادہ کی خاطر تحقیق کی گئی ہیں۔

حدیث نمبر1:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد من الله إلا بعد.

ترجمہ: جس شخص کو نماز بے حیائی اور برائی سے نہ روکے تو وہ اللہ سے مزید دور ہو جاتا ہے۔

حدیث کا راوی عبداللہ ابن عباسؓ حضور ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔والدہ کا نام لبابۃ الکبری بنت الحارث تھا۔ حضور ﷺ نے ان کے علم کے لیے خصوصی دعا مانگی تھی،اسی وجہ سے اللہ نے انہیں علم کا حظ وافر عطا فرمایا تھا اور اسی وجہ سے بحر (سمندر)، ترجمان القرآن اور حبر الامۃ (امت کا بڑا عالم) کے لقب سے ملقب تھے۔طائف میں انتقال کر گئے، محمد بن الحنفیۃ نے آپ کا نماز جنازہ پڑھا۔[1]

حدیث پر تبصرہ:

امام البانی نے اس حدیث کو صحیح وضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔[2] اس حدیث کو ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردودیہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ھیثمی کہتے ہیں اس میں لیث بن ابی سلیم ہے وہ ثقہ ہے لیکن مدلس ہے[3]۔یہ حدیث سند اور متن دونوں لحاظ سے صحیح نہیں ہے اگرچہ یہ لوگوں کی زبانوں پر جاری ہے۔ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہا ہے کہ وہ سچے تھے۔وہ آخر میں چیزوں کا اختلاط کرتے تھے اس وجہ سے اس کے حدیث کو چھوڑ دیا[4]۔ تفسیر منار میں رشید نے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد من الله إلا بعدًا، وأنها تُلفُّ كما يُلفُّ الثوب البالي ويضرب بها وجهه[5] ۔امام ابن تیمیہ نے اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ نہ تو یہ حدیث صحیح ہے اور اس کا معنیٰ صحیح ہے۔[6]

حدیث نمبر2:

ترمذی شریف میں الحسن بن علی بن ابی طالب الہاشمی حضور ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ:

دع ما يريبك إلى ما لا يريبك، فإن الشك ريبة والصدق طمأنينة

ترجمہ: اور اس چیز کو چھوڑ دے جو آپ کو شک میں ڈالے اور جو شک میں نہ ڈالے اس کو اختیار کریں بے شک شک پریشانی کا سبب ہے اور سچائی اطمینان دلاتی ہے۔

حدیث کے راوی الحسن بن علی بن ابی طالب الہاشمی، ابو محمد (50ھ۔۔670م) یہ پانچویں خلیفہ تھے۔امامیہ کے نزدیک اثنا عشر میں دوسرے خلیفہ تھے۔وہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔اس کے ماں کا نام فاطمہ الزہرا تھا جو رسول اللہ کی بیٹی تھی۔بیٹوں میں سب سے بڑے تھے۔وہ عاقل بردبار تھے بھلائی سے محبت کرنے والے تھے لوگوں میں باتوں کے لحاظ سے بھی فصیح اللسان تھے۔[7]

حدیث پر تبصرہ:

امام ترمذی نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا أبو موسى الأنصاري قال: حدثنا عبد الله بن إدريس قال: حدثنا شعبة، عن بريد بن أبي مريم، عن أبي الحوراء السعدي، قال: قلت للحسن بن علي: ما حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم: «دع ما يريبك إلى ما لا يريبك، فإن الصدق طمأنينة، وإن الكذب ريبة» وفي الحديث قصة. وأبو الحوراء السعدي اسمه: ربيعة بن شيبان. وهذا حديث صحيح ۔[8]

اس حدیث کو امام بخاری نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ: "مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الوَرَعِ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ[9] ۔

ترجمہ: حسان بن ابی سنان کہتے ہیں: میں نے تقویٰ سے اسان کوئی چیز نہیں دیکھی ہے اس چیز کو چھوڑ دے جو آپ کو شک میں ڈالے اور اس چیز کو اختیار کرے جو آپ کو شک میں ڈالے۔

امام نسائی نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْهُ: «دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ»[10]

اس حدیث کے سند کو امام ترمذی اور امام البانی دونوں نے صحیح قرار دیا ہے۔اس حدیث کا ایک راوی شعبہ بھی ہے ابن معین نے اس کے متعلق لکھا ہے: کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس سے روایت کرے۔احمد اور ابو تمام نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔[11]

حدیث نمبر3:

بخاری میں ابی ہریرۃ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ:

أعددت لعبادي ما لا عين رأت، ولا أذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر۔

ترجمہ: میں نے اپنے بندوں کیلئے وہ چیز تیار کی ہیں جو آنکھوں نے انہیں نہیں دیکھی ہیں اور نہ کانوں نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔

حدیث کے راوی ابی ھریرہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ آپؓ کے نام میں اختلاف ہے، تاہم اکثر محدثین نے عبدالرحمٰن بن صخر بیان کیا ہے۔ صحابہ میں آپؓ سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔ آپؓ حجاج بن یوسف کی حکومت کے اوائل میں انتقال کر گئے۔[12]

حدیث پر تبصرہ:

بخاری میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ موجود ہیں:

حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ «أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ»[13] ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے:

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وقَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، مِصْدَاقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ: {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [السجدة: 17][14]

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے[15]۔ فواد عبدالباقی نے امام البانی کے حوالے سے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے[16]۔ اس حدیث کا ایک راوی ابوالزناد بھی ہے وہ عبداللہ بن ذکوان کے نام سے بھی پہچانے جاتے تھے۔ مشہور ثقہ ہے۔ جس روایت میں ربیعۃ ہوتے ہیں اس کی طرف وہ توجہ نہیں دیتے تھے۔[17]

حدیث نمبر4:

ابن مسعود حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

إن للشيطان لمّة بابن آدم، وللملك لمة، فأما لمّة الشيطان فإيعاد بالشر وتكذيب بالحق، وأما لمّة الملك فإيعاد بالخير وتصديق بالحق، فمن وجد ذلك فليعلم أنه من الله، فليحمد الله على ذلك، ومن وجد الآخر فليتعوذ بالله من الشيطان ثم قرأ: (الشَّيْطانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشاءِ) ۔

ترجمہ: (بے شک شیطان آدم کے بیٹے کو چوتا ہے اور فرشتے کا بھی چونا ہے پس جو شیطان کا چونا ہے پس وہ برائی کو واپس لاتا ہے اور حق کو جھٹلاتا ہے، اور فرشتے کا چونا یہ ہے کہ وہ بھلائی کو لاتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے، پس جب کوئی یہ پالے تو جان لے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے، پس اس پر اللہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور جو اس کے سوا دوسرا پالے تو وہ اللہ کے نام پر پناہ مانگ لے) پھر یہ پڑھا۔۔ (الشَّيْطانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشاءِ) (اور دیکھنا) شیطان (کا کہنا مانا وہی) تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا اور بے

حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔

حدیث پر تبصرہ:

حدیث کے راوی ابن مسعودؓ، أبو عبد الرحمن، عبد الله بن مسعود بن غافل الهذلي ہیں۔ آپؓ کی والدہ، اُمّ عبداللہ بنت عبد ودّ بن سواءۃ صحابیہ تھی آپؓ چھٹے مسلمان تھے آپؓ نے دو ہجرتیں کی ہیں غزوہ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک ہوئے ہیں[18]۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن غریب قرار دیا ہے۔[19]

حدیث نمبر5:

ابی ہریرۃ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہے کہ:

وإن أعوج شيء في الضّلع أعلاه، فإن ذهبت تقيمه كسرته، وإن تركته لم يزل أعوج، فاستوصوا بالنساء خيرا۔

ترجمہ: اور بے شک سب سے زیادہ تیڑھا پن پسلی میں اوپر کا حصہ ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو تو اس کو توڑ دے گا۔

حدیث کے راوی ابی ھریرہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ آپؓ کے نام میں اختلاف ہے، تاہم اکثر محدثین نے عبدالرحمٰن بن صخر بیان کیا ہے۔ صحابہ میں آپؓ سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔ آپؓ حجاج بن یوسف کی حکومت کے اوائل میں انتقال کر گئے۔[20]

حدیث پر تبصرہ:

اس حدیث کو امام بخاری نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَمُوسَى بْنُ حِزَامٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ المَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ»[21]۔

امام البانیؒ نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کر کے اس پر صحیح کا حکم لگایا ہے۔ «استوصوا بالنساء خيرا فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء خيرا»[22]۔ اس حدیث کے راویوں میں ایک میسرۃ اشجعی بھی ہے۔ امام بخاری نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ضعیف منکر الحدیث تھے۔ ابو تمام نے بھی اس کو منکر الحدیث لکھا ہے۔[23]

حدیث نمبر6:

ابن عمر حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ:

المؤمن للمؤمن كالبنيان يشدّ بعضه بعضا۔

ترجمہ: ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے عمارت کی طرح ہے جو ایک دوسرے کو مضبوط بناتی ہے۔

حدیث پر تبصرہ:

حدیث کے راوی ابن عمر مشہور صحابی ہیں، عمر فاروقؓ کے بیٹے ہیں، بچپن میں ایمان لائے۔اس نے آپنے باپ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ جنگ بدر میں کم سنی کی وجہ سے شرکت نہ کی دیگر غزوات مثلاً خندق اور بیعت رضوان میں شریک رہے۔آپ کے مناقب وفضائل بہت مشہور ہیں۔ 73ھ میں وفات پاگئے[24]۔امام ترمذی اور امام البانی دونوں کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے۔[25]

حدیث نمبر7:

مغیرہ بن شعبہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

وکرہ لکم قیل وقال وإضاعة المال وکثرة السؤال۔

ترجمہ: اور آپ کے لئے ناپسند کیا گیا ہے قیل و قال مال کو ضائع کرنا اور کثرت سوال۔

حدیث کے راوی مغیرہ بن شعبہ عامر بن مسعود الثقفی 20ھ کو پیدا ہوئے تھے۔ بزرگ صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔اس کو مغیرۃ الرای کہتے ہیں۔ وہ طائف میں پیدا ہوئے۔اس نے حدیبیہ، یمامۃ اور شام کے فتوحات میں حاضری کی۔ جنگ یرموک میں اس کی ایک آنکھ چلی گئی۔اس نے قادسیہ، نہاوند، ھمدان وغیرہ میں بھی شرکت کی۔ عمر بن خطاب نے اس کو بصرہ کا والی مقرر کیا۔اس کے بعد اس کو معزول کیا اور کوفہ کا والی مقرر کیا۔[26]

حدیث پر تبصرہ:

امام بخاری نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي كَاتِبُ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ المَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ"[27]

امام مسلم کے الفاظ یہ ہے کہ:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ، اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ، أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ"[28]

شرط مسلم پر اس کا سند صحیح ہے اور اس کے راوی بھی ثقہ ہے۔اور اسی سند پر بخاری نے بھی ادب المفرد میں صفحہ 442(چار سو بیالیس) پر اس کو ذکر کیا ہے۔[29]

حدیث نمبر8:

سفیان بن عبداللہ ثقفی حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ:

أن النبي ﷺ قال لسفيان بن عبد الله الثقفي، وقد قال له يا رسول الله. قل لي في الإسلام قولا لا أسأل عنه أحدا بعدك، قال: قل آمنت بالله، ثم استقم»

ترجمہ: نبی ﷺ نے سفیان بن عبداللہ بن ثقفی سے کہا اور بے شک اس نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے اسلام میں وہ چیز بتاؤ جو میں آپ کے بعد کسی اور سے نہ پوچھو، اس نے کہا کہو میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں پھر اس پر ڈاٹ جاؤ۔

حدیث کے راوی سہل بن عبداللہ بن یونس التستری ہیں۔ معاملات اور تقویٰ میں اس کا نظیر نہیں ملتا ہے۔ آپ اجتہاد اور کرامت دونوں پر فائز تھے۔ حج کے دوران آپ ذوالنون مصری سے بھی ملے۔ آپ 273ھ کو وفات پا گئے۔

حدیث پر تبصرہ:

اس حدیث کو امام ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ: " قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ، فَاسْتَقِمْ "[30]

اس حدیث کے سند کو امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے[31]۔ اس حدیث ایک راوی جریر بھی ہے ابو نعیم کہتے ہیں کہ وہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ بخاری کہتے ہیں کہ وہ منکر الحدیث تھے۔ امام نسائی کہتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث تھے۔[32]

حدیث نمبر9:

سہل بن سعید حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أنا وكافل اليتيم في الجنة كهاتين۔

ترجمہ: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا اس طرح ہونگے۔

حدیث کے راوی سہل بن سعد کزرجی انصاری تھے۔ اس کا تعلق بنی ساعدہ سے تھا۔ وہ ایک مشہور صحابی تھے۔ اس کی عمر سو سال تھی۔[33]

حدیث پر تبصرہ:

اس حدیث کو امام ترمذی نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو القَاسِمِ الْمَكِّيُّ القُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ يَعْنِي: السَّبَّابَةَ وَالوُسْطَى. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔[34]

اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن صحیح قرار دیا ہے۔امام البانی لکھتے ہیں کہ اس کے روایوں میں لیث بن ابی سلیم تھا اور وہ مدلس تھا ان کے باقی رجال ثقہ ہیں۔[35]

حدیث نمبر10:

ابی ہریرۃ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَ بِالعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فقال النبي ﷺ: لا تصدّقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله. الآية۔

ترجمہ: ابی ہریرۃ بخاری سے سند کے ساتھ روایت کرتے ہے کہ اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات پڑھتے ہیں اور عربی زبان میں مسلمانوں کے لئے اس کی تفسیر کرتے ہیں، پس نبی ﷺ نے کہا اہل کتاب کی نہ تصدیق کرے اور نہ ان کو جھٹلادے اور کہو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

حدیث کا راوی ابی ھریرہ مشہور صحابی رسول ہیں، آپؓ کے نام میں اختلاف ہے، تاہم اکثر محدثین نے عبد الرحمٰن بن صخر بیان کیا ہے۔ صحابہ میں آپؓ سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔ آپؓ حجاج بن یوسف کی حکومت کے اوائل میں انتقال کر گئے۔

حدیث پر تبصرہ:

اس حدیث کو امام بخاری نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلا تُكَذِّبُوهُمْ» وَقُولُوا: {آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} [البقرة: 136] وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ الآيَةَ[36]۔امام بخاری نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔[37]

خلاصہ بحث:

اس مقالہ میں احمد بن مصطفی المراغی کی تفسیر "المراغی" کے سورۃ البقرۃ کے دس احادیث کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ پہلی حدیث میں اس حقیقت کی وضاحت کی گئی ہیں کہ نماز انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتا ہے۔ دوسری حدیث میں ان چیزوں کے روکنے کا حکم دیا گیا ہے جو انسان کو شک میں ڈالتا ہے۔ تیسری حدیث میں جنت کے ان نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہیں جو نہ تو آنکھوں نے دیکھی

ہے نہ کانوں نے سنی ہے اور نہ ہی انسان کے دلوں میں ان کا خیال گزرا ہے۔ چوتھے حدیث میں شیطان اور فرشتوں کے چونے (مسح کرنا) کا ذکر ہے فرشتے کا چونا یہ ہے کہ وہ انسان کو بھلائی کی ترغیب دیتا ہے اور شیطان کا چونا یہ ہے کہ وہ انسان کو برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ پانچویں حدیث میں عورت کی کمزوری کو پسلی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے مطلب یہ ہے کہ عورت کو زور کے ساتھ سیدھا نہیں کیا جا سکتا بلکہ پسلی کی طرح وہ ٹوٹ جائے گی اس لئے ان کو خیر کی وصیت کرنی چاہیے۔ چھٹی حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے عمارت کی طرح ہے جو ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے۔ ساتویں حدیث میں مال کو ضائع کرنے اور کثرت سوال سے منع کیا گیا ہے۔ اٹھویں حدیث میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لایا جائے اور پھر اس پر مظبوطی سے عمل پیرا ہوں۔ نویں حدیث میں حضور ﷺ نے بتایا ہے کہ یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ دسویں حدیث میں حضور ﷺ نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ بنی اسرائیل کے باتوں کی نہ تصدیق کرو اور نہ ہی تکذیب۔

حوالہ جات

---

[1] ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، معرفة الصحابة لابي نعيم، دار الوطن للنشر، الرياض، 1419ھ، ج3، ص1699-1700

[2] عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى 911)، صحيح وضعيف الجامع الصغير وزيادته، أحكام محمد ناصر الدين الألباني هذا الكتاب الإلكتروني، يمثل جميع أحاديث الجامع الصغير وزيادته للسيوطي، مع حكم الشيخ ناصر من صحيح أو ضعيف الجامع الصغير، وهو متن مرتبط بشرحه، من فيض القدير للمناوي [الكتاب مرقم آليا، فهو بهذا الترتيب إلكتروني فقط، لا يوجد مطبوعا]

[3] عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى 911هـ)، جامع الأحاديث (ويشتمل على جمع الجوامع للسيوطي والجامع الأزهر وكنوز الحقائق للمناوى، والفتح الكبير للنبهانى)، ضبط نصوصه وخرج أحاديثه: فريق من الباحثين بإشراف د على جمعة (مفتي الديار المصرية) طبع على نفقة: د حسن عباس زكى عدد الأجزاء: 13 [الكتاب مرقم آليا غير موافق للمطبوع]

[4] أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (المتوفى 1420) ''سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة'' دار النشر: دار المعارف، الرياض المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى، 1412 هـ / 1992م عدد الأجزاء 14 [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

[5] محمد رشيد بن علي رضا (المتوفى 1354)، مجموعة من المؤلفين، وغيره من كتاب المجلة مجلة المنار (كاملة 35 مجلدا) [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع] (رقم الجزء، هو رقم المجلد. ورقم الصفحة، هي الصفحة التي يبدأ عندها المقال في المجلد المطبوع)

[6] عائض بن عبد الله القرني، دروس للشيخ عائض القرني، مصدر الكتاب، دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية [الكتاب مرقم آليا، ورقم الجزء هو رقم الدرس – 398 درسا] http://www.islamweb.net

[7] خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى 1396هـ)، الأعلام، الطبعة: الخامسة عشر، دار العلم للملايين، 2002ء، ج2، ص199 [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وتراجمه مضافة لخدمة التراجم (أكثر من 14000 ترجمة)]

[8]محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى ،سنن الترمذي،ج4،ص668، تحقيق وتعليق:أحمد محمد شاكر (جـ 1، 2) ومحمد فؤاد عبد الباقي (جـ 3)وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (جـ 4، 5)، الطبعة الثانية، 1395هـ ،عدد الأجزاء5، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج ومتن مرتبط بشروحه: قوت المغتذي وتحفة الأحوذي والعرف الشذي]

[9]محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه ،المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة،1422ء،ج3،ص53، (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي) [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج، ومتن مرتبط بشرحيه فتح الباري لابن رجب ولابن حجر]مع الكتاب: شرح وتعليق د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية الشريعة جامعة دمشق

[10]أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي ،المجتبى من السنن/ السنن الصغرى للنسائي،تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة،مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب،1986ء،ج8،ص327، [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج ومذيل بأحكام الألباني، وهو متن مرتبط بشرح السيوطي والسندي]

[11]شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي،ميزان الاعتدال في نقدالرجال،تحقيق: علي محمد البجاوي،دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت، 1963ء،ج2،ص122، [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع وهو ضمن خدمة التراجم]

[12]ابو نعيم ، الاصبهانی ،معرفه الصحابه ، تحقيق : عادل بن يوسف ،دارالوطن للنشر ،رياض،1419ھ،ج4،ص8146 /النووی ،تهذيب الاسماء واللغات،ج2،ص270

[13]محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي،صحيح البخاري،ج4،ص118

[14]مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري ،صحيح مسلم،ج4،ص2174

[15]محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى ،سنن الترمذي،ج5،ص344

[16]ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني ، وماجة اسم أبيه يزيد ،سنن ابن ماجه،ج2،ص1447

[17]ایضا

[18]ابن حجر ، أبو الفضل ، أحمد بن علي بن محمد بن أحمد ، العسقلاني ، الإصابة في تمييز الصحابة ، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلى محمد معوض ، دار الكتب العلمية ، بيروت ، رقم الترجمه4970،1415ھ،ج4،ص198

[19]محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى ،سنن الترمذي،ج5،ص219

[20]ایضا

[21]محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي ، صحيح البخاري،ج7،ص26

[22]عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي،صحيح وضعيف الجامع الصغير وزيادته،أحكام محمد ناصر الدين الألباني

[23]شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي ،ميزان الاعتدال في نقدالرجال،تحقيق: علي محمد البجاوي ، دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت ،1382ھ،ج1،ص418، [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع وهو ضمن خدمة التراجم]

[24] ابن حجر عسقلانی ،تھذیبا لتھذیب، دائرۃ المعارف النظامیہ الھند،ج5،ص328-329

[25] محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى ،سنن الترمذي،ج4،ص325

[26] خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي ،الأعلام،دار العلم للملايين الطبعة15،2002ء،[ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وتراجمه مضافة لخدمة التراجم (أكثر من 14000 ترجمة)]

[27] محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي ، صحيح البخاري،ج2،ص124

[28] مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري ،صحيح مسلم،ج3،ص1339

[29] الشيباني ،أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد،مسند الإمام أحمد بن حنبل،المحقق: شعيب الأرنؤوط عادل مرشد، وآخرون ،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،مؤسسة الرسالة،1421ھ، ج14،ص78،حدیث نمبر8334

[30] النيسابوري ،مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج5،ص65

[31] أبو حاتم،الدارمي،البُستي محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبَدَ، التميمي،صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، ج3،ص221

[32] شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي ،ميزان الاعتدال في نقد الرجال، تحقيق: علي محمد البجاوي ، دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت ،الطبعة: الأولى، 1963ء،ج1،ص391 ،[ترقیم الکتاب موافق للمطبوع وهو ضمن خدمة التراجم]

[33] ایضا

[34] محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى ،جامع الكبير سنن الترمذي،ج3،ص385

[35] أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني ،سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة،دار المعارف، الرياض،1992ء،ج11،ص559،[ترقیم الکتاب موافق للمطبوع]

[36] محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي ،صحيح البخاري،ج9،ص111

[37] صدر الدين، أبو طاهر السِّلَفي أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراهيم سِلَفَه الأصبهاني،كتاب العلم، مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الإسلامية،2004ء،ج1،ص90

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.